REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تار گھر نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم یکشنبہ — روزنامہ — ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

الفضل

جلد ۵۰/۱۵ — ۳ تبوک ۱۳۴۰ ہش — ۳ ستمبر ۱۹۶۱ء — نمبر ۲۰۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ یکم ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

کل دن بھر حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ آج بھی ضعف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل وعاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

بین الاقوامی صورت حال انتہائی نازک ہو چکی ہے

تاریخ انسانی کے عظیم ترین المیہ کا آغاز کسی وقت بھی ممکن ہے (مارشل ٹیٹو)

بلغراد ۲ ستمبر۔ یوگوسلاویہ کے صدر ٹیٹو نے کہا ہے کہ بین الاقوامی صورت حال ایک سال قبل کی نسبت اب بہت زیادہ نازک ہو گئی ہے اور سرد جنگ اس حد تک تیز ہو گئی ہے کہ تاریخ انسانی کے عظیم ترین المیہ کا آغاز کسی لمحہ بھی ممکن ہے۔ چوبیس غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مارشل ٹیٹو نے کہا کہ اس صورت حال کے پیش نظر غیر جانبدار ملکوں کے نمائندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعلیٰ ترین سطح پر خطرناک بین الاقوامی صورت حال کا جائزہ لیں اور موجودہ صورت حال سے نجات پانے اور نئی جنگ کو روکنے کے لئے اقوام متحدہ کے ذریعہ کوئی مربوط اقدام کریں۔ صدر یوگوسلاویہ مارشل ٹیٹو نے مزید کہا کہ اس امر کا ثبوت کہ خطرہ نقطۂ عروج تک پہنچ چکا ہے واضح طور پر ان تیاریوں سے ملتا ہے جو اس وقت کی جا رہی ہیں۔ آپ نے کہا کہ جنگی تیاریاں کی جا رہی ہیں لام بندی بھی ہو رہی ہے۔ جدید ترین قسم کے اسلحہ کی تیاری کی رفتار تیز تر کی جا رہی ہے۔ اور ہائیڈروجن بموں اور دیگر ایٹمی اسلحہ کے تجربات دوبارہ شروع کئے جا رہے ہیں (صدر یوگوسلاویہ نے اپنی ہم ہزار الفاظ پر مشتمل تقریر کے دوران میں ایٹمی تجربات دوبارہ شروع کرنے کے بارے میں روس کے فیصلہ کا ذکر نہیں کیا)

مارشل ٹیٹو نے اپنی افتتاحی تقریر میں مزید کہا کہ حال ہی میں تونس کی آزاد و مختار حکومت کے خلاف کھلے بندوں فوجی جارحیت کا ارتکاب کیا گیا۔ تونس میں فرانسیسی فوجوں نے نہ صرف یہ کہ بزرتہ کے بے گناہ شہریوں کا خون بہایا بلکہ وہ تونس کی سلامتی اور خود مختاری کے لئے مسلسل ایک خطرہ بن گئی ہیں۔ صدر ٹیٹو نے کہا کہ بلغراد کانفرنس کو فوجی بلاکوں کے بارے میں منفی طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ فوجی بلاک طاقت کے زور سے بین الاقوامی مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ

(باقی دیکھیں صہ پر)

گیانی کرتار سنگھ نے مشرقی پنجاب کی وزارت سے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا

ماسٹر تارا سنگھ کی حالت سخت نازک ہو گئی "موت کسی وقت بھی واقع ہو سکتی ہے"

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ مشرقی پنجاب کے وزیر زراعت گیانی کرتار سنگھ نے پنجابی صوبہ کے مطالبہ اور ماسٹر تارا سنگھ کے مرن برت کی حمایت میں اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ایک اور وزیر سردار گیان سنگھ راڑے والا بھی مستعفی ہو گئے ہیں گیانی کرتار سنگھ نے کل اپنے ساتھیوں کے ایک اجلاس میں وزارت سے مستعفی ہونے اور اکالی دل کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے فیصلہ کا اعلان کیا۔

ادھر چنڈی گڑھ میں مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے باقی وزراء کو گیانی کرتار سنگھ کے فیصلہ سے آگاہ کر دیا ہے لیکن آپ نے سردار گیان سنگھ راڑے والا کے مستعفی ہونے کی خبر کی تردید کی ہے۔

دریں اثناء ماسٹر تارا سنگھ کی دیکھ بھال کرنے والے ڈاکٹروں نے کل بتایا کہ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ اکالی راہنما ابھی چند روز اور زندہ رہیں۔ لیکن آپ کی حالت اس قدر نازک ہو گئی ہے کہ آپ کی موت کسی وقت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اکالی لیڈروں کا کہنا ہے کہ اب کوئی معجزہ ہی ماسٹر تارا سنگھ کی زندگی کو بچا سکتا ہے۔

سعودی عرب پاکستان سے بجلی کے پنکھے خریدے گا

لاہور ۲ ستمبر۔ سعودی عرب کے غیر سرکاری وفد نے جو ان دنوں پاکستان کا دورہ کر رہا ہے، پاکستان کے تیار کردہ بجلی کے پنکھے بڑی تعداد میں درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تین ارکان پر مشتمل یہ وفد دونوں ملکوں میں تجارتی امکانات کا جائزہ لینے کے لئے ۱۲ اگست کو پاکستان آیا تھا۔ وفد نے راولپنڈی میں وزارت خوراک و زراعت کے افسروں سے بات چیت کے دوران دوسری باتوں کے علاوہ پاکستان سے چاول اور سیمنٹ کی برآمد کے بارے میں بھی بات چیت کی تھی۔ تفاصیل کے بارے میں سمجھوتہ ہو جانے کے بعد پاکستان کو مال بھیجنے کا آرڈر دیا جائے گا۔

طیارہ کے حادثہ میں ۷۷ افراد ہلاک

شکاگو ۲ ستمبر۔ شکاگو کا ایک سپر کانسٹیلیشن ہوائی جہاز ہوائی اڈے سے پرواز کرنے کے تھوڑی دیر بعد دھماکہ سے پھٹ کر تباہ ہو گیا۔ عملہ کے ۵ ارکان سمیت اس میں ۷۷ افراد تھے وہ سب ہلاک ہو گئے۔

حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲ ستمبر بوقت ۱/۲-۷ بجے صبح بذریعہ فون حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کا ٹمپریچر کل نارمل رہا۔ طبیعت بہتر ہے۔ دل کی حالت بھی قدرے اچھی ہے۔ البتہ کمزوری ویسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ شفائے کامل وعاجل اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۲ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو ٹانگ کی درد میں تو پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہت افاقہ ہے۔ لیکن کل شام بخار کی شکایت ہو گئی۔ ٹمپریچر ۱۰۰ تھا۔ احباب جماعت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی شفائے کامل وعاجل کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں۔

درخواست دعا

مکرم ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی کی طبیعت چند روز سے زیادہ خراب ہے۔ وہ کوہ مری میں ملٹری ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے ان کی صحت اور تفسیر انگریزی کے کام کی تکمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد احمد جلیل تحریک جدید ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۶۱ء

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ

قرآن کریم میں سورۂ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔

یعنی اے ایمان لانے والو اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریمؑ نے اپنے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کون ہے میرا مددگار تو اس کے حواریوں نے جواب دیا ہم ہیں اللہ تعالیٰ کے مددگار۔

سورۂ صف کے علاوہ قرآن کریم میں انصار کا لفظ مندرجہ ذیل آیات میں بھی استعمال ہوا ہے۔

وما للظالمین من انصار (بقرہ ۲۷۱۔ آل عمران ۱۹۳۔ مائدہ ۷۳)

المھاجرین والانصار توبہ ۱۱۸۔ ۱۰۱

فلم یجدوا لھم من دون اللہ انصاراً (نوح ۲۶)

سوائے سورۂ توبہ کی آیات کے جن میں انصار کا لفظ استعمال ہوا ہے باقی آیات میں یہ لفظ عام ہے صرف سورہ توبہ والی آیات میں خاص ہے اور ان آیات میں انصار سے مراد مدینہ منورہ کے وہ مومن ہیں جنہوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں ہجرت کرنے والے مومنوں کی خاص طور پر مدد کی تھی۔ مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے والے اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ کیونکہ ہجرت کرنے والوں کو قریش مکہ کچھ ساتھ نہیں لے جانے دیتے تھے چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے الٰہی اشارہ کے ماتحت مہاجرین کو انصار کا بھائی بھائی بنا دیا۔ ایک مہاجرین میں سے لیا جاتا اور ایک انصار میں سے لیا جاتا اور آپ فرما دیتے کہ یہ مہاجر فلاں انصاری کا بھائی ہے۔ اس کا اثر یہ تھا کہ ہر انصاری اپنے بھائی کو اپنا نصف مال بانٹ دیتا۔ یہاں تک کہ بعض نے جن کے پاس دو بیویاں تھیں۔ ایک کو طلاق دیکر اپنے مہاجر بھائی کے نکاح میں دے دی۔

تاریخ بنی آدم میں شاید یہ پہلا واقعہ ہے کہ اجتماعی سطح پر اس طرح مہاجرین کی امداد کی گئی ہو۔ یہ نمونہ پہلے پہل اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ آج جبکہ اقوام بھی گو مہاجرین کی خدمت کرتی ہیں مگر آنا طریق کامل ابھی تک کہیں استعمال نہیں ہوا۔ جیسا کہ مدینہ منورہ میں آپؐ کے ارشاد کے مطابق ہوا۔ پاکستان کے وجود میں آنے پر دونوں طرف کی حکومتوں نے بے شک ایک بہت بڑی حد تک تارکین وطن کی آدبھگت کی ہے۔ لیکن یہ آدبھگت حکومت اور اس مال و متاع کی حد تک محدود رہی ہے جو دوسرے ملک میں جانے والے چھوڑ گئے تھے۔ لیکن مدینہ منورہ میں جو نمونہ دکھایا گیا تھا۔ وہ مدینہ منورہ کے رہنے والوں کی قربانی تھی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں ڈھونڈنا مشکل ہے۔

مہاجرین کی بھی بے شک بہت قربانی تھی۔ کہ انہوں نے دین کے لئے اپنا وطن اپنے عزیز اور اپنا مال و متاع چھوڑ دیا تھا اور غریب الوطنی اختیار کر لی تھی ایسی حالت میں کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ نئے وطن میں انہیں کس طرح کی زندگی نصیب ہوگی۔ تاہم انصار کی یہ قربانی بھی بے نظیر ہے کہ انہوں نے اپنا اپنا نصف مال و متاع اپنے مہاجر بھائیوں کو خوشی خوشی دیدیا۔ دین کے لئے ایسی محبت کی مثال شاید ہی کہیں مل سکتی ہے۔ انفرادی طور پر تو شاید کوئی مثال ہو بھی۔ لیکن اجتماعی طور پر آج تک ایسا کردار کسی قوم نے نہیں دکھایا یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مہاجر اور انصار دونوں کی قربانیوں کی تعریف فرمائی ہے۔ یہ مہاجر اور یہ انصار واقعی ساری دنیا سے الگ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

والسّٰبقون الاوّلون من المھاجرین والانصار والّذین اتّبعوھم باحسانٍ رّضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدّ لھم جنّٰتٍ تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً ذٰلک الفوز العظیم۔ (سورہ توبہ ۱۰۱)

ہجرت کرنے والے اور انصار میں سے پہلے سبقت لے جانے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا۔ اور وہ اس سے راضی ہوگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں بہتی ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ اسی طرح اس سورہ توبہ کی ایک دوسری آیہ کریمہ میں بھی مہاجرین اور انصار کا ذکر خیر آتا ہے۔

یہ تو وہ انصار رہے جنہوں نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارہ پر اپنا مال و متاع نصف کی حد تک اپنے مہاجر بھائیوں کو بانٹ دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان انصار کی ایک بہت بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی دینی قربانیوں کے لئے خاص طور سے اپنی رضا کا اظہار فرمایا ہے۔

افسوس ہے کہ آج بہت ہی کم بلکہ شاذ و نادر ہی مسلمان ہوں گے جو صحابہ کرامؓ کے اس نمونہ پر چلتے ہوں کتنے ہیں جو دین کے لئے گھر بار چھوڑ کر نکلتے ہیں اور کتنے ہیں جو ایسے لوگوں کو اس طرح ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ درا صل اسی نمونہ میں مسلمانوں کے لئے ایک عظیم سبق ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ متعدد مسلمانوں کو اپنے بھائیوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ اور جب وہ گر جائیں تو ان کو مدد دیکر اٹھانا چاہیئے۔ یہ ہے حقیقی اخوت۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کو دوسرے لفظوں میں انصار اللہ کا خطاب بھی ملنا چاہیئے۔ کیونکہ جو مسلمان دوسرے کی محض مسلمان ہونے کی وجہ سے مدد کرتا ہے اور اس کو مصیبت سے نکالتا ہے۔ وہ درا صل اللہ تعالیٰ کی ہی مدد کرتا ہے۔ کم از کم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انصار اللہ کہلانے کے لئے ہم میں وہ وصف بھی ضرور ہونا چاہیئے جس کا اظہار مدینہ منورہ کے باسیوں نے مہاجرین کے ساتھ سلوک کرکے دکھایا تھا۔

یہ تو انصارؓ کے کردار کا ایک پہلو ہے اگرچہ یہ پہلو بھی معمولی نہیں بلکہ دنیا میں بے نظیر ہے تاہم انصار اللہ کا لفظ بہت وسیع المعنی ہے۔ یعنی انصار اللہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا سب کچھ نثار کر دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ انہی معنوں میں سورۂ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ

یعنی اے ایمان لانے والو "انصار اللہ" بن جاؤ۔ کس طرح کے انصار اللہ؟ اسی طرح کے انصار اللہ جس طرح

قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ

غور فرمائیے کہ انجیل نے خود یسوع مسیح اور اس کے حواریوں کا جو نقشہ کھینچا ہے، وہ اس سے کسی قدر مختلف ہے جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں کا قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے اناجیل میں نہ صرف یسوع مسیح کی تعلیمات کو مسخ کر دیا گیا ہے بلکہ آپ کے کردار کا بھی کوئی اعلیٰ تصور نہیں پیش کیا گیا۔ جیسا کہ وہ اپنی والدہ ماجدہ کو بھی شریفانہ الفاظ میں مخاطب نہیں کرتا۔ اسی طرح آپ کے حواریوں کو اناجیل میں جس طرح پیش کیا گیا ہے۔ قرآن کریم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں کو اس سے مختلف پیش کرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کا یسوع مسیح اور اس کے حواری قرآن کریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں سے بالکل مختلف ہستیاں ہیں اس لئے جب انجیل کے حوالوں سے یسوع مسیح اور اس کے حواریوں پر اعتراض پڑتے ہیں تو انکا اطلاق قرآنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپ کے حواریوں پر نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں سیدنا حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم صحابہ کرامؓ کی شان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے ارفع و اعلیٰ ہے انجیل میں یسوع مسیح کی منادی کا تو کسی قدر حال بیان کیا گیا ہے۔ مگر آپ کی عملی زندگی کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا۔ البتہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کردار پر ضرورت کے مطابق روشنی ڈالی ہے۔ اسی طرح آپ کے حواریوں کے متعلق بھی اچھے الفاظ ہی استعمال فرمائے ہیں۔ ورنہ اگر اناجیل کے بیان کو لیا جائے تو پطرس جیسا عظیم الشان شاگرد بھی جس کے پاس عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق بہشت کی چابیاں ہیں نہیں بچ سکا۔ اور یسوع مسیح کے ایک عزیز ترین حواری یہوداہ نے تو بقول انجیل آپ کو ۳۰ روپے کی حقیر رقم کے لئے گرفتار کرا دیا۔ اور باقی گرفتاری کے وقت فرار ہو گئے یہ ایک نبی اللہ کے پیرؤوں کا کوئی اچھا نقشہ نہیں ہے۔ قرآن کریم کا احسان نہ صرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اور آپؑ کی والدہ حضرت مریمؑ صدیقہ پر ہے کہ اس نے انکو یہودیوں کے بہتانوں اور عیسائیوں کے غلو سے بری کیا ہے۔ بلکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں پر بھی احسان ہے کہ ان کا ذکر نہایت مستحسن طریق سے کیا ہے۔ اور اگر ان میں کوئی کمزوریاں تھیں بھی تو انکو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور ان میں جو قابل تعریف بات تھی اس کو اجاگر کیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ بالا آیات میں ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مطالبہ پر کہ من انصاری الی اللہ" "نحن انصار اللہ" کا نعرہ لگانا ایسا ہے کہ جس پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ اور جس سے انابت الی اللہ کے مخلصانہ جذبہ پر روشنی پڑتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی مثال دے کر فرماتا ہے،

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسی ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ

ہم نے ایک گزشتہ مضمون میں بتایا تھا کہ سورۂ صف آخری زمانہ کے متعلق ہے۔ کیونکہ اس میں الناس کی بجائے الذین اٰمنوا سے خطاب کیا گیا ہے۔ جب مسلمان بگڑ چکے ہوں گے۔ یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو دہرایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

یاایھا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ۔

کا خطاب آج کے مسلمانوں سے ہے کہ اے مومن کہلانے والو انصار اللہ بن جاؤ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا تھا کہ ہم انصار اللہ ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں نے بھی آج یہی الفاظ پکارے ہیں کہ

نحن انصار اللہ

ہمیں یقین ہے کہ "نحن انصار اللہ" پکارنے والے

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ★

زمانۂ جاہلیت میں اہلِ عرب کی خوبیاں اور ان کا پس منظر

اسلام کی ایک امتیازی خصوصیت

فرمودہ ۲۶ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغۂ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

مکرم السیّد منیر الحصنی صاحب نے ۲۱ مئی بعد نماز مغرب "زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کے مناقب" کے موضوع پر عربی میں تقریر کی تھی مگر چونکہ وقت کم رہ گیا تھا اس لئے دوستوں کو سوالات کا موقع نہ مل سکا۔ ۲۶ مئی بعد نماز مغرب جب مجلس منعقد ہوئی تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:۔

مَیں دو تین دن سے نزلہ و زکام سے بیمار ہوں اس لئے آج کچھ زیادہ بول نہیں سکتا۔

السیّد منیر الحصنی صاحب کا لیکچر

تو اس روز ہو گیا تھا مگر سوالات کا حصہ رہ گیا تھا۔ اس کے متعلق دوستوں کو اب موقع دیا جاتا ہے۔ اگر دوستوں نے کچھ سوالات کرنے ہوں تو وہ کر سکتے ہیں۔

اس پر تین دوستوں نے سوالات کئے اور محترم لیکچرار نے انکے جوابات دیئے اسکے بعد حضور نے فرمایا۔

مجلس میں بہت سے لوگ ایسے بھی بیٹھے ہیں جو عربی نہیں جانتے اور وہ اس بات کو نہیں سمجھ سکے ہوں گے کہ سوال کرنے والوں نے کیا سوالات کئے ہیں اور جواب دینے والے نے کیا جوابات دیئے ہیں مجھے نزلہ کی شکایت تو ہے لیکن مَیں کچھ باتیں آج بیان کر دوں گا اور باقی پھر کسی وقت بیان ہو جائیں گی۔ یہ تقریر جو منیر الحصنی صاحب نے کی ہے

اس کا مفہوم یہ ہے

کہ عرب کے لوگوں میں قبل از اسلام بھی بعض خوبیاں پائی جاتی تھیں اور جن دوستوں نے اعتراضات کئے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ آیا یہ خوبیاں ان عربوں میں عام تھیں یا خاص۔ اگر یہ خوبیاں ان میں عام پائی جاتی تھیں تو قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم جو ہم لیتے ہیں غلط قرار پاتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور اگر وہ خوبیاں خاص خاص لوگوں میں پائی جاتی تھیں تو کچھ خوبیاں تو قریباً ہر قوم میں ہی پائی جاتی ہیں اور اس وجہ سے عربوں کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی جہاں تک مَیں نے سوالات کرنے والے دوستوں اور لیکچرار کے نقطہ ہائے نگاہ کے متعلق اندازہ لگایا ہے وہ یہ ہے کہ ان

دونو کو ہی غلط فہمی ہوئی ہے

نہ تو سوال کرنے والے ان کی تقریر کو صحیح طور پر سمجھ سکے ہیں اور نہ لیکچرار نے ان کے سوالات کو سمجھا ہے اور دونو غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں مثنوی میں مولانا روم ایک مثال بیان کرتے ہیں کہ کسی جگہ چار فقیر تھے ان میں سے ایک ہندی تھا، دوسرا ایرانی تیسرا عرب اور چوتھا ترک وہ چاروں بازار میں اکٹھے ہو کر لوگوں سے خیرات مانگتے رہے مگر کسی نے انہیں کچھ نہ دیا جب شام ہوئی تو کوئی شخص ان کے پاس سے گذرا اور جب انہوں نے سوال کیا تو اُسے ان کی حالت پر رحم آیا اور اس نے انہیں ایک پیسہ دیدیا مگر چونکہ پیسہ ایک تھا اور فقیر چار تھے اس لئے انہوں نے

آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا

ہندی کہتا تھا میں صبح سے گلا پھاڑ پھاڑ کر سوال کرتا رہا ہوں اس لئے پیسہ میری خواہش کے مطابق خرچ کیا جائے گا اور اس پیسہ کی داکھ خریدی جائے گی عرب کہنے لگا تم غلط کہہ رہے ہو پیسہ دینے والے نے میری ہی حالت پر رحم کھا کر پیسہ دیا ہے اس لئے پیسہ میری مرضی کے مطابق خرچ ہوگا۔ اور اس کی داکھ نہیں بلکہ عنب خریدا جائے گا۔ ایرانی نے کہا تم دونوں غلط کہہ رہے ہو یہ پیسہ میری مرضی سے خرچ ہوگا اور نہ داکھ خریدی جائے گی اور نہ عنب بلکہ انگور خریدا جائے گا یہ سنکر ترکی سخت چیں بجبیں ہوا اور کہنے لگا تمہاری

تینوں کی رائے غلط ہے

یہ پیسہ میری مرضی کے سوا خرچ نہیں ہو سکتا اور اُس نے ترکی زبان میں انگور کا نام لے کر کہا کہ مَیں وہ خریدنا چاہتا ہوں۔ اس پر انہوں نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا اور ان میں سے ہر شخص چاہتا تھا کہ میری بات مانی جائے اور میری خواہش کے مطابق چیز خریدی جائے وہ آپس میں جھگڑ ہی رہے تھے کہ ایک شخص پاس سے گذرا جو ان چاروں کی زبانیں سمجھتا تھا اس نے پاس کھڑے ہو کر ان کی باتیں سنیں اور کہا آؤ مَیں تمہارے جھگڑے کا فیصلہ کروں اور ہر ایک کی خواہش کے مطابق چیز خرید دوں۔ یہ کہہ کر وہ ان کو ساتھ لے گیا اور جا کر انگور خرید دیئے اور وہ سب خوش ہو گئے۔

اصل بات یہ تھی

کہ وہ سب ایک ہی چیز مانگ رہے تھے مگر وہ ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھنے کی وجہ سے آپس میں لڑ رہے تھے اسی طرح بعض اوقات اختلاف کی بنیاد محض غلط فہمی پر ہوتی ہے اور فریقین آپس میں جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ نہ وہ اس کے نقطہ نگاہ کو سمجھ رہا ہوتا ہے اور نہ وہ اس کے نقطہ نگاہ کو۔ اور وہ آپس میں لڑتے چلے جاتے ہیں لیکن اگر ایک دوسرے کے نقطہ نگاہ کو سمجھ لیا جائے تو اختلاف کی بنیاد اٹھ جانے سے کوئی مشکل نہیں رہتی مثلاً یہ لاؤڈ سپیکر ہے اس کا جو حصہ میرے سامنے ہے اس پر تارے ہیں اور نیچے والا حصہ سیاہ ہے اگر میں کہہ دوں کہ لاؤڈ سپیکر پر تارے ہیں اور آپ لوگ کہنا شروع کر دیں کہ تارے تو نہیں بلکہ یہ تو سیاہ ہے تو باوجودیکہ

ہم دونو ٹھیک کہہ رہے ہوں گے

ہم بحث کرتے چلے جائیں گے۔ مَیں یہ کہتا رہوں گا کہ یہ سیاہ نہیں بلکہ اس پر تارے ہیں اور آپ کہتے رہیں گے ہمیں تو اس پر تارے نظر نہیں آتے ہمیں تو صاف نظر آ رہا ہے کہ یہ سیاہ ہے اور بات صرف اتنی ہوگی کہ جدھر میں بیٹھا ہوں اس طرف تارے ہیں اور جدھر آپ بیٹھے ہیں ادھر

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عظیم الشان اصلاح

"پہلا مقصد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عرب کی اصلاح تھی اور عرب کا ملک اس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا کہ بمشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے۔ کون سی بدی تھی جو ان میں نہ تھی اور کون سا شرک تھا جو ان میں رائج نہ تھا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا انکا کام تھا اور ناحق کا خون کرنا انکے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے یتیم بچوں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ بگور کرتے تھے زناکاری کے ساتھ فخر کرتے اور علانیہ اپنے قصیدوں میں ان گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خواری اس قوم میں اس کثرت سے تھی کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا۔ اور قمار بازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے حیوانوں کی عار تھی اور سانپوں اور بھیڑیوں کی ننگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی اصلاح کیلئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی توجہ سے ان کے دلوں کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک دکھ کو برداشت کیا۔ وہ انواع اقسام میں لٹائے گئے اور قید کئے گئے اور بھوکا اور پیاسا رکھ کر ہلاکت تک پہنچائے گئے مگر انہوں نے ہر یک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا۔"

(پیغام صلح ص ۳۵)

کا حصہ سیاہ ہے

نقطۂ نگاہ کے معنے

یہ ہوتے ہیں کہ جہاں سے کوئی چیز نظر آ رہی ہو اور ہر مربعہ چیز کے چھ جہت ہوتے ہیں۔ آگے پیچھے۔ دائیں بائیں اور نیچے اوپر۔ اگر اس چیز کی چھ کی چھ جہتیں مختلف رنگوں کی ہوں تو جب اس کی مختلف جہتوں کو مختلف آدمی دیکھیں گے تو لازماً ان کی رائیں مختلف ہوں گی۔ مثلاً اس کی چھ جہتوں پر مختلف رنگ ہیں۔ زرد۔ سرخ۔ نیلا۔ پیلا۔ سیاہ اور سفید تو اب جو شخص زرد حصہ کے سامنے ہوگا وہ کہے گا اس کا رنگ زرد ہے۔ اور جس شخص کی نظر کے سامنے سرخ حصہ ہوگا وہ کہے گا زرد نہیں اس کا رنگ سرخ ہے۔ پھر نیلے حصہ کو دیکھنے والا کہے گا تم دونو غلط کہتے ہو نہ یہ زرد ہے نہ سرخ بلکہ

صاف نظر آ رہا ہے

کہ یہ چیز نیلی ہے۔ اسی طرح چھ جہات کو دیکھنے والے مختلف آراء قائم کریں گے اور ان میں سے ہر ایک سچ بول رہا ہوگا۔ اس جھگڑے کو ختم کرنے کا یہ طریق ہوگا کہ سرخ کہنے والے کو سبز حصہ کی طرف لایا جائے اور نیلا کہنے والے کو سرخ اور سبز حصے دکھائے جائیں۔ ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جھگڑتے چلے جائیں گے۔ اور ایک دوسرے کی بات نہیں مانیں گے۔ ان میں سے ہر ایک حق پر بھی ہوگا اور ناحق پر بھی۔ حق پر اس طرح کہ جو حصہ اُسے نظر آ رہا ہے وہ واقعی وہی ہے جو وہ کہتا ہے مگر جو حصہ دوسرے کو نظر آ رہا ہے وہ بھی واقعی وہی ہے جو دوسرا کہہ رہا ہے۔ پس ہر ایک چیز کی ایک بیک گراؤنڈ BACK GROUND ہوتی ہے۔ جس کو پس پردہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ جب تک اُسے مدنظر نہ رکھا جائے انسان اصلی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا

اصل بات یہ ہے

کہ منیر الحصنی صاحب شام سے آئے ہیں اور اس وقت شام اور لبنان میں ایک تحریک پیدا ہو رہی ہے جس سے وہ متأثر ہیں اور اسی سے متأثر ہو کر انہوں نے یہ مضمون بیان کیا ہے لیکن اس امر کو میں بعد میں کسی وقت بیان کروں گا پہلے میں پس پردہ والے حصہ کو لیتا ہوں اور بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عرب میں کچھ عیسائی آباد ہیں اور کچھ مسلمان۔ عیسائی کم ہیں اور مسلمان زیادہ ہیں۔ جب عربوں کا ترکوں کے ساتھ اختلاف ہوا اور عربوں نے دیکھا کہ ترک ہمیشہ ہم پر مظالم کرتے آئے ہیں اور انہوں

نے ہماری آزادی کی راہ میں روکاوٹیں ڈال رکھی ہیں تو ان کے اندر

حریت اور آزادی کی روح

بیدار ہوئی۔ سیاسی طور پر جب کسی ملک میں آزادی کی روح پیدا ہو تو وہ ساری کی ساری قوموں کے اتحاد کی خواہاں ہوتی ہے۔ جب عربوں کے اندر آزادی کی روح پیدا ہوئی اور انہوں نے بلا لحاظ مذہب و ملت ایک ہونا چاہا تو جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف مستقبل کے حالات پر نظر کر کے قومیں ایک نہیں ہو سکتیں بلکہ اتحاد کے لئے ماضی کی روایات پر بھی حصر کیا جاتا ہے اور پرانی باتوں کو تاریخوں سے نکال نکال کر کہا جاتا ہے کہ ہم ایک ہیں اس لئے ہمیں دشمن کے مقابلہ میں متحد ہو جانا چاہئے۔ یہی تحریک ہندوستان کے لوگوں میں بھی پیدا ہوئی اور انہوں نے انگریزوں کے خلاف متحد ہونا چاہا اور

اتحاد کی کوشش کی گئی

مگر بجائے اس کے کہ ہندو مسلمانوں کے ساتھ رواداری سے پیش آتے اور ایک قوم بننے کی کوشش کرتے انہوں نے مسلمانوں کے بزرگوں کی عیب چینی شروع کر دی اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگائے اس لئے اتحاد نہ ہو سکا۔ کیونکہ کسی قوم کے بزرگوں کی عیب چینی کرنے سے کب اتحاد ہو سکتا ہے۔ جو جڑ ماضی میں اکھٹی رہی ہو اس کی شاخیں بھی اکھٹی رہ سکتی ہیں۔ اور اگر جڑ ہی علیحدہ ہو تو شاخیں کس طرح اکھٹی ہو سکتی ہیں۔ اگر ایک قوم اپنے آپ کو الگ قرار دے اور دوسری الگ تو اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ عرب کے متعصب عیسائی پادریوں نے جب دیکھا کہ اتحاد کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ تو انہوں نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہا اور انہوں نے یہ کوششیں شروع کر دیں کہ عرب چاہے متحد ہو جائے لیکن عیسائیت کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اسی قسم کے متعدد پادریوں کی بعض کتابیں پڑھی ہیں جن میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عربی زبان اصل میں ارمیک یعنی آرامی زبان ہے اور اسی زبان کی مدد سے عربی زبان نے

ترقی اور ارتقاء حاصل کیا ہے

ان عیسائی مصنفین نے عربی الفاظ ارمیک زبان کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً استفعال کا لفظ ہے انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ است ارمیک لفظ ہے اور اسی سے عربوں نے استفعال بنایا ہے یا اِن ارمیک لفظ ہے اور اسی سے عربوں نے انفعال بنایا ہے حالانکہ جیسا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موضوع پر بحث فرمائی ہے حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان

اپنے اندر بہت بڑا فلسفہ رکھتی ہے

اور یہ فلسفہ کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا مثلاً دوسری زبانوں میں الفاظ زبان کی اصل ہیں۔ لیکن عربی زبان میں الفاظ نہیں بلکہ حروف زبان کی اصل ہیں۔ مثلاً عربی زبان میں پینے کو کہتے ہیں۔ مگر یہ معنے شرب کے نہیں بلکہ ش ر ب کے ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ش ر ب کی ترتیب سے عربی میں آ جاویں۔ ان کے مرکزی معنے قائم رہیں گے خواہ ش ر ب ہو خواہ ش ب ر ہو۔ خواہ ب ش ر ہو۔ خواہ ب ر ش ہو۔ خواہ ر ب ش ہو۔ غرض ہر حالت میں مرکزی معنے قائم رہیں گے۔ گویا عربی زبان میں حروف۔ ترتیب حروف اور حرکاتِ حروف کے مجموعہ سے لفظ کے معنے پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ قاعدہ ایسا ہے کہ اگر کوئی مدنظر رکھتے ہوئے جب قدیم ترین زبانوں کو دیکھا جائے تو قاعدہ ابدال کے مطابق تغیرات کے ساتھ ہزاروں ایسے الفاظ ان میں پائے جاتے ہیں جو اصل میں عربی ہیں اور چونکہ ان لفظوں کو نکال کر وہ زبانیں بالکل بیکار ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ وہ زبانیں مستقل نہیں بلکہ عربی سے ہی متغیر ہو کر بنی ہیں۔ لیکن انہوں نے ارمیک زبان کو عربی زبان پر فضیلت دینے کے لئے یہ کہہ دیا کہ عربی زبان نقل ہے ارمیک زبان کی جو درحقیقت یہودیوں کی زبان تھی۔

دوسری تدبیر انہوں نے یہ کی

کہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ عرب کے مشہور اور اعلےٰ درجہ کے تمام شعراء عیسائی تھے چنانچہ اس کے ثبوت میں انہوں نے قیس اور اخطل اور دوسرے شعراء کے نام پیش کر دیے اور کہا کہ عرب کے اعلےٰ درجہ کے شاعر سب عیسائی تھے اور انہوں نے ہی عربی زبان کو معراج کمال تک پہنچایا ہے، گویا اس وجہ سے کہ مسلمان چاہتے تھے ہم ترکوں کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں عیسائی پادریوں نے جو سخت متعصب تھے سمجھا کہ اس سے زیادہ اچھا موقعہ عیسائیت کے غلبہ کا اور کوئی ہاتھ نہ آئے گا اور یہ ایسا وقت ہے کہ ہم جو کچھ بھی کہیں گے مسلمان قبول کرتے جائیں گے۔ اور ہماری کسی بات کی تردید نہیں کریں گے۔ اس وقت حالت بالکل ایسی ہی تھی کہ اگر مسلمان عیسائیوں کی ان باتوں کی تردید کرتے اور کہتے کہ شعراء

تمہارے نہیں بلکہ ہمارے اچھے ہیں تو آپس میں الجھ کر رہ جاتے۔ اس لئے مسلمانوں نے اسی میں اپنی بھلائی سمجھی کہ

ان کی کسی بات کی نفی نہ کی جائے

تاکہ وہ ہم سے خوش ہو جائیں۔ پس مسلمانوں کی اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے متعصب عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں بے حد مبالغہ سے کام لیا اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ عربی لغت ارمیک کی ممنون احسان ہے اور عربی زبان میں جس قدر ترقی ہوئی ہے وہ عیسائی شعراء کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ابتدائی زمانہ میں شاعری ابھی پورے طور پر مدوّن نہیں ہوئی تھی جس کی وجہ سے عرب شعراء کے کلام میں بعض اوقات وزن کے لحاظ سے اس قسم کی غلطیاں ہو جاتی تھیں جیسے اردو میں کوئی شخص جمال اور جلال کہتے کہتے جمار کہہ جائے۔ مگر بعد کا ارتقاء یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس ارتقاء میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں

اگر غور سے کام لیا جائے

تو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ مسلمانوں نے زبان کو اعلےٰ درجہ کے نقطۂ کمال تک پہنچایا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے متعصب عیسائیوں کے مقابلہ میں خود عیسائیوں اور مسلمانوں کے اندر ایک اور طبقہ پیدا ہو گیا متعصب عیسائی تو یہ کہتے تھے کہ ترقی اور ارتقاء ختم ہو گیا ہے عیسائی شعراء پر مگر درمیانی طبقہ کے عیسائی کہتے تھے کہ ترقی اور ارتقاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری رہا۔ اسی طرح مسلمانوں کا ایک طبقہ تو کہتا تھا کہ ترقی اور ارتقاء شروع ہوا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ مگر درمیانی طبقہ کہتا تھا کہ ترقی اور ارتقاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تھا اور عربوں میں بھی یہ خوبیاں پائی جاتی تھیں گو یہ ارتقاء بعد میں بھی جاری رہا۔ چنانچہ بعض عیسائیوں نے اس کے متعلق کتابیں بھی لکھی ہیں کہ ارتقاء اسلامی تمدن کے وقت بھی جاری رہا۔ یہ درست نہیں کہ مسلمانوں نے زبان میں کوئی اصلاح اور تجدید نہیں کی۔ غرض ایک حصہ عیسائیوں کا اور ایک حصہ مسلمانوں کا اس نقطۂ نگاہ پر متفق ہو گیا کہ اسلام سے پہلے بھی عربوں میں خوبیاں پائی جاتی تھیں اور بعد میں بھی یہ خوبیاں جاری رہیں اور اس کی وجہ خالص سیاسی اتحاد تھا۔ عیسائیوں نے اس امر کو تسلیم کر لیا کہ اسلام کے آنے پر بھی ترقی اور ارتقاء جاری رہا اور مسلمانوں نے تسلیم کر لیا کہ اسلام سے پیشتر بھی عربوں میں خوبیاں موجود تھیں۔ پس یہ ہے اس موضوع کا پس منظر۔ (باقی)

احمدی جماعتوں کے زیرِ اہتمام

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں

قصور

۲۴/۸/۶۱ مسجد میں بعد نماز مغرب یوم عید میلاد النبیؐ کے موقعہ پر جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ بعد ازاں قرآن پاک و نظم کے بعض دوستوں نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

محمد صادق فاروقی
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مورخہ ۲۶/۸/۶۱ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی مسجد میں سیرۃ النبی صلعم کے سلسلہ میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سکول کے طلباء نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کا موازنہ کرنے کے لئے تین جج مقرر تھے۔ جن میں دو سکول کے اساتذہ تھے۔ اور تیسرے محترم حنیف عبد المنان صاحب انجینئر تھے۔ ججز صاحبان کے نزدیک عبد السلام X c اول اور منور احمد c XI دوم قرار پائے۔ اول اور دوم کو انعامات دئے گئے۔

(سیکرٹری شاخ تعلیم الاسلام ہائی سکول)

چوہڑکانہ منڈی

جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی نے ۲۴/۸/۶۱ دو بجے بعد نماز ظہر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسہ کرنے کا انتظام کیا۔ گرد و نواح کی دیہاتی احمدی جماعتوں کو بھی اطلاع دیدی گئی تھی۔ چنانچہ احباب قبل دوپہر سے ہی آنے شروع ہو گئے۔ جن کے کھانے وغیرہ کا انتظام میاں محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مال جماعت مقامی نے خود کیا۔

امسال بھی پہلی مرتبہ ہم لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنے میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئے۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ خاکسار نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ جس کے بعد عرب کی حالت اسلام سے قبل اور بعد کے عنوان پر بشیر احمد صاحب طاہر نے مضمون پڑھا۔ اس کے بعد چوہدری عبد الرب سٹوڈنٹ بی اے نے "انسانیت کا کامل نمونہ" کے عنوان سے اپنا مضمون سنایا۔ "کامیاب ترین زندگی کا صحیح تصور" "الفضل" کا مضمون عزیزم ڈاکٹر شیر علی ظفر نے پڑھا۔ سید مظفر حسین شاہ اظہر نے "الفضل" سے واقعہ غار ثور والا مضمون سنایا۔ اس کے بعد محمد رشید صاحب شاد نے حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت پر مضمون پڑھا۔ مکرم ابراہیم صاحب سیکرٹری مال نے "صداقت رسول کریم صلعم از روئے بائبل" پر اپنا مضمون سنایا۔ بعد ازاں محمد حنیف صاحب نے شان خاتم النبیینؐ از کتب حضرت مسیح موعود پر مضمون پڑھا۔ اور پھر مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے سیرۃ خاتم النبیینؐ کے چیدہ چیدہ واقعات پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا اور ان تقاریر کو سن کر ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار شیخ محمد علی انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

بھکر ضلع میانوالی

مورخہ ۲۴/۸/۶۱ بروز جمعرات بعد از نماز مغرب جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی نے جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت ماسٹر نور محمد صاحب خالد منعقد کیا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر اور ماسٹر نور محمد صاحب خالد نے فخر الانبیاء و سرور کائنات صلعم کے اسوۂ حسنہ پر تقاریر کیں اور حاضرین پر اس حقیقت کو واضح کیا کہ اہل دنیا کی فلاح دارین رسول اکرمؐ کی اتباع میں ہی مضمر ہے۔ دو گھنٹے کے پروگرام کے بعد صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار محمد زبیر ارشد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھکر
ضلع میانوالی)

شادیوال

جماعت احمدیہ شادیوال نے مسجد احمدیہ میں سیرت النبیؐ کا جلسہ بصدارت مولوی عمر الدین صاحب منعقد کیا۔ مسجد میں بجلی کی دو بڑی ٹیوبوں سے چراغاں کیا گیا۔ میاں محمد شفیع صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا مضمون مندرجہ الفضل سنایا۔ صاحب صدر نے حضور صلعم کی زندگی کے بعض پہلو بیان کرتے ہوئے حضور صلعم کے نمونہ کو اپنانے کی تلقین کی۔ خاکسار نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی بعض تقریروں کا خلاصہ بیان کیا۔ بالآخر صاحب صدر نے جلسہ کا اختتام کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت اور سلسلہ کی ترقی اور استحکام نیز پاکستان کے لئے دعا فرمائی۔

(خاکسار علی احمد گوندل پنشنر
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ شادیوال گجرات)

کنری

مورخہ ۲۴/۸/۶۱ بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ کنری کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ منایا گیا۔ جلسہ گاہ بجلی کے قمقموں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولانا عبد الباقی صاحب ایم اے امیر جماعت نے ادا فرمائے۔ مکرم صدر صاحب جلسہ مکرم مقصود خان صاحب۔ عزیزم ملک نصیر احمد صاحب۔ مکرم ماسٹر فضل دین صاحب مکرم چوہدری غلام مرتضے صاحب اور مولانا محمد عمر صاحب مربی نے آنحضورؐ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ مکرم عبد السمیع صاحب بھٹی نے الفضل سے حضور کی تقریر پڑھ کر سنائی۔ درمیان میں نظمیں بھی سنائی جاتی رہیں۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار عبد الغفور بھٹی سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر

گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور

مورخہ ۲۴/۸/۶۱ کی شام کو بعد نماز عشاء سیرۃ النبی کا اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ صدر جلسہ نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان فرمائی اس کے بعد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر چوہدری محمد اشرف صاحب اور مولوی سلطان احمد صاحب معلم ربوہ نے تقاریر کیں۔

محمد الدین سیکرٹری مال گوکھووال
چک ۱۲۱ ج ب براستہ فیکٹری ایریا ضلع لائلپور

میرپور خاص

جلسہ زیر صدارت محترم امیر ڈویژنل ڈاکٹر صدیق صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی شوکت حسین صاحب شاد اور صاحب صدر نے سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریریں کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(خاکسار مردان خان میرپور خاص)

سانگلہ ہل

مورخہ ۲۴ اگست ۶۱ء کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ سانگلہ ہل نے نہایت کامیابی سے منایا۔ مسجد احمدیہ سانگلہ ہل کو خوب جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ سب سے پہلے قومی پرچم لہرایا گیا اور چہار اطراف سڑک کی جانب لگائے گئے۔

بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سانگلہ ہل میں زیر صدارت محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب پنشنر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر ایک گھنٹہ سے زائد تقریر فرمائی۔ جو کہ حاضرین نے بڑے شوق سے سنی۔ صدارتی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ رات کو مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا۔

(امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

علی پور گھلواں

۲۴/۸/۶۱ بعد نماز عشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد سعید حسن، ماسٹر بشیر احمد صاحب اور خاکسار اور مربی سلسلہ عبد المنان صاحب شاہد نے سیرت نبویؐ کے مختلف پہلوؤں پر مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی۔ جلسہ رات کے گیارہ بجے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار نور الدین قائمقام امیر جماعت احمدیہ علی پور
ضلع مظفر گڑھ

چہور ۱۱ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۴/۸/۶۱ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں سیرت النبیؐ کے مبارک موضوع پر زیر صدارت ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی عطاء اللہ صاحب فاضل نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک لیکچر دیا۔ اس کے بعد خاکسار نے اخبار الفضل میں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر پڑھی اور اس کے بعد دعا ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار محمد ابراہیم شاد

خدمتِ دین بڑے شوق سے کرو

آپ اور ہم سب مل کر ایک عظیم الشان کام سرانجام دے رہے ہیں جسے آئندہ نسلیں مڑ کر سخت حیرت و استعجاب سے دیکھیں گی۔ اور قومیں اس دور پر فخر کریں گی۔ پس اپنی خدمات کو حقیر نہ سمجھئے۔ نہ ہی اپنی محنتوں اور مشکلات سے دل پر ملال آنے دیجئے۔ بلکہ قربانی میں اپنا قدم آگے بڑھائیے۔ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کی توفیق کوئی معمولی انعام نہیں وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ (ناظم مال وقف جدید)

اکنافِ عالم میں مساجد کا قیام

اور ایک مخلص بہن کی طرف سے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل پر اکنافِ عالم میں مساجد تعمیر کرنے کے لئے جہاں جماعت کے مخلص بھائیوں کی طرف سے جذبہ ترقی پذیر ہے وہاں ہماری مخلص بہنیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ امۃ الکریم قدسیہ خانم صاحبہ لاہور تحریر فرماتی ہیں:۔

"میں اپنے بھائی جان مکرمی عبدالکریم خانصاحب کے سیکشن آفیسر بننے کی خوشی میں مبلغ ۱۵۰/- روپیہ صرف مسجد فرینکفورٹ جرمن کے لئے اپنے والد صاحب حکیم عبدالعزیز صاحب فیروزپوری کی طرف سے بھیج رہی ہوں۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کے بھائی جان کو یہ عہدہ مبارک کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ایک بزرگ کی وفات

میرے والد محترم جناب چوہدری نور دھاوے خانصاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے ۹ اگست ۱۹۶۱ء بوقت ۳ بجے بعد دوپہر ۸۵ سال کی عمر میں بمقام کراچی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز جنازہ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کی شام کو جنازہ ربوہ پہنچا۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب ربوہ شریک ہوئے۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم بہت نیک مخلص اور احمدیت کے فدائی تھے۔ اپنے پیچھے پانچ لڑکے، ایک لڑکی اور پچاس پوتے۔ پوتیاں۔ نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی درخواست ہے۔

میں احباب جماعت احمدیہ کراچی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے قلیل وقت میں تابوت کی روانگی برائے ربوہ . . . . . . میں میری مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔ (شریف احمد وڑائچ پریذیڈنٹ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

درخواستہائے دعا

(۱) مولوی محمد نور الدین صاحب احمل آف گوٹریالی (گجرات) عموماً بیمار رہتے ہیں۔ (سید محمود احمد شاہ ابن علی)

(۲) خاکسار کے والد مکرم ذین محمد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (عبد الستار محلہ دار الصدر غربی ربوہ)

(۳) میری مرحومہ بیوی مریم کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم کافی عرصہ سے پٹھوں کی درد سے تکلیف میں ہے۔ (محمد شفیع نوشہروی دار الرحمت ربوہ)

(۴) خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ کی بازو کی ہڈی پاؤں پھسلنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ (محمود احمد چیمہ کارکن وکالت تبشیر۔ ربوہ)

(۵) میری ہمشیرہ محترمہ نجم النساء اہلیہ چوہدری عبد الحمید صاحب سخت بیمار ہیں۔ (محمود احمد اظہر نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ)

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل چار ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی رفتار میں اتنی ترقی نہیں ہوئی۔ جس سے اس چندہ سے جلسہ کے تمام اخراجات پورے ہونے کی امید بندھ سکے۔ حالانکہ نظارت بیت المال شروع سال یعنی یکم مئی سے ہی اس چندہ کی طرف مقامی جماعتوں کو توجہ دلا رہی ہے۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ:۔

"پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ فی صدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں × × × مگر دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہے۔ وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے۔ اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے۔ تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فی صدی چندہ ضرور دیں۔"

(۱) اس فیصلہ کے مفصل اقتباسات تمام مقامی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

۲۔ پس خاکسار تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان سے التماس کرتا ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے جدوجہد کا آغاز کرنے میں مزید انتظار نہ کریں۔ ورنہ خدشہ ہے۔ کہ بعض جماعتیں اگر ابھی وقت سے اس چندہ کی وصولی پر زور نہ دیں گی تو گذشتہ سالوں کی طرح پھر پیچھے رہ جائیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا۔ تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳)

احباب کو بھی اور عہدہ داروں کو بھی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خدمتِ دین کا جو موقعہ دے رکھا ہے اسے ضائع نہ کریں۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر دین اسلام کی خدمت کرنا بہت بڑی سعادت ہے اس خدمت کے ذریعہ آپ اس بے وفا دنیا کو بھی اپنے لئے اور اپنی اولادوں کے لئے امن۔ پاکیزگی اور راحت کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ اور جو شخص صدق دل سے یہ خدمت بجالائے گا۔ اس کا اگلے جہان میں ملنے والا اجر تو حد و قیاس سے باہر ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

قطرہ قطرہ مے شود دریا

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود چندہ مساجد ممالک بیرون کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے۔"

ہمارے انسپکٹران تحریک جدید مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب امرتسری کی اطلاع کے مطابق جھنگ صدر میں کپڑے کے دو تاجر دوست میاں شیر محمد صاحب و ماسٹر قدرت اللہ صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر یوں عمل پیرا ہیں کہ کپڑا خریدتے اور فروخت کرتے وقت ایک پیسہ فی تھان مساجد بیرون کے لئے جمع فرما رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک یکصد پچاس روپیہ مساجد بیرون کی مد میں جمع کروا چکے ہیں۔ اور آئندہ بھی وصولی جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دوستوں کے کاروبار میں خیر و برکت ڈالے۔ دیگر تاجر حضرات بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے کام کو تیز کرنے کے لئے مذکورہ بالا دوستوں کی طرح اپنے اپنے مناسب حال ذرائع اختیار فرمادیں۔ کہ قطرہ قطرہ مل کر ہی دریا بن جاتا ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضروری اطلاع

داخلہ انسٹی ٹیوشن آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

یونیورسٹی آف دی پنجاب ۔ لم لم لارنس روڈ۔ لاہور۔ داخلہ ایوننگ کلاسز ۹/۹/۶۱ بوقت ۵ بجے شام

شرائط۔ بی ٹی۔ بی ایڈ۔ فل ٹائم ٹیچرز کو ترجیح

کلاسز (۱) پرائمری سکول کریکولم (۲) سکینڈری سکول کریکولم (۳) اڈوانسڈ ٹیچر ٹریننگ ان ایجوکیشن

بیک وقت ایک کلاس میں داخلہ۔ فیس ۳۵/- (پ ۔ ٹ ۔ ۲۰/۸/۶۱)

(ناظر تعلیم)

اخراجات میں بچت اور کارکردگی بڑھانے کیلئے مرکزی محکمہ تعمیرات کی تشکیل نو

انجینئر حسابات اور دوسرے غیر فنی کام نہیں کریں گے

بدعنوانیوں کی روک تھام میں بھی مدد ملے گی

راولپنڈی یکم ستمبر۔ مرکزی محکمہ تعمیرات کو از سر نو منظم کیا گیا ہے تاکہ اس کی اہلیت کار میں اضافہ ہو اور مجموعی اخراجات میں کمی ہو سکے۔ حکومت کی اس کارروائی سے محکمہ کے مجموعی اخراجات میں سالانہ قریباً ۳۵ فیصد بچت ہو سکے گی۔ اور محکمہ کے منصوبوں کی لاگت نمایاں طور پر کم ہو جائے گی۔

محکمہ کی تنظیم نو اعلیٰ اختیارات کی ایک کمیٹی کی سفارشات پر عمل میں لائی گئی ہے جو حکومت نے تین سال قبل مقرر کی تھی۔ محکمہ کے نئے تنظیمی ڈھانچہ کے تحت انجینئروں کو صرف انجینئرنگ کا کام سونپا جائے گا۔ ان کے دوسرے فرائض مثلاً حسابات، تخمینوں اور سروے وغیرہ دب چیف انجینئرز کے دفتر کے سپرد ہونگے تخمینوں اور دوسرے امور کے لئے نئے انتظامات کے تحت بدعنوانیاں کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ اور محکمہ کی کارکردگی بھی بڑھ جائے گی۔

عالمی بنک کے ماہرین کا دورہ

سیالکوٹ یکم ستمبر۔ عالمی بنک کے دو ماہرین مسٹر ہنس فش اور مسٹر پال جیلین نے کل سیالکوٹ کا دورہ کیا۔ یہ دورہ صنعتی معلومات حاصل کرنے سے متعلق تھا۔ کھیلوں کا سامان اور آلات جراحی تیار کرنے والے مختلف کارخانوں کے دورے کے بعد عالمی بنک کے ماہرین نے امید ظاہر کی کہ ان صنعتوں کا مستقبل بڑا شاندار ہے۔

ملکی صنعتوں کو ٹیکسوں سے بدستور مستثنیٰ رکھا جائے

ایوانہائے تجارت و صنعت کی فیڈریشن کی درخواست

لاہور یکم ستمبر۔ پاکستان کے ایوانہائے تجارت و صنعت کی فیڈریشن نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ ملکی اور درآمدی کچے مال سے اشیاء تیار کرنے والی صنعتوں کو ٹیکس کی ادائیگی سے بدستور مستثنیٰ رکھے۔ یہ درخواست ایک قرارداد میں کی گئی ہے۔ جو باتفاق رائے فیڈریشن کے سالانہ اجلاس میں منظور کی گئی۔

فیڈریشن نے ایک قرارداد میں حکومت سے کہا کہ وہ کم ترقی یافتہ علاقوں کے لئے قرضوں کی شرائط اور ضوابط نرم کر دے۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ حکومت چینی کی قلت کو دور کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ سبکدوش ہونے والے صدر ایڈمرل چوہدری نے کہا کہ حکومت اچھی طرح جانتی ہے کہ اسے کیا اقدام کرنا چاہیئے ایڈمرل چوہدری نے نامہ نگاروں سے ایک ملاقات میں قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے داخلی و خارجی تجارتی مقابلہ کی حمایت کی۔ آپ نے کہا کہ قیمتوں میں کمی کرنے کی کافی گنجائش موجود ہے ایک سوال کے جواب میں ایڈمرل چوہدری نے کہا کہ کئی صنعتکار مزدوروں کو سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ آپ نے کہا اگرچہ تنخواہوں میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن گذشتہ چند سالوں میں مزدوروں کی آمدنی ماضی کی نسبت زیادہ ہوئی ہے۔

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے وظائف

لاہور یکم ستمبر۔ مسلم ایجوکیشنل کانفرنس لاہور نے میڈیسن انجینئرنگ، کامرس اور فائن آرٹس وغیرہ میں تعلیم کے لئے غریب لیکن مستحق طلبہ کو پچاس پچاس روپے کی مالیت کے بیس وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب وظائف پانے والے طلبہ حصول تعلیم کے بعد ملازم ہو جائیں گے تو ان سے وظائف کی رقم واپس لی جائے گی وظائف کے لئے درخواستیں خواجہ صلاح الدین کو مورٹن روڈ لاہور کے پتہ پر ۱۵ ستمبر سے پہلے بھیجنا ہونگی

اچاریہ کرپلانی کرشنا مینن کا مقابلہ کریں گے

نئی دہلی۔ یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ سال کے شروع میں بھارت کے عام انتخابات میں اچاریہ کرپلانی بمبئی کے شمالی حلقہ میں لوک سبھا کی نشست کے لئے وزیر دفاع کرشنا مینن کا مقابلہ کریں گے۔ اچاریہ کرپلانی بطور آزاد امیدوار کھڑے ہوں گے۔ لیکن انہیں پرجا سوشلسٹ پارٹی کی حمایت حاصل ہوگی۔

اسلامی ملکوں سے سردار ابراہیم کی اپیل

کوٹلی (آزاد کشمیر) یکم ستمبر (آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے راہنما سردار ابراہیم نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے تمام اسلامی ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے محکوم کشمیری بھائیوں کی عملی اور ٹھوس امداد کے لئے آگے بڑھیں۔ سردار ابراہیم نے کہا "پنڈت نہرو اور ان کی فوج پچاس لاکھ کشمیریوں کو ان کی خواہشات کے خلاف غلام نہیں رکھ سکتی، اس پیچیدہ مسئلہ کا بالآخر کوئی نہ کوئی حل معلوم کرنا ہی پڑے گا"۔ سردار ابراہیم نے کہا کہ تصفیہ کشمیر کے بغیر عالمی امن قائم نہیں رہ سکتا۔

آپ نے یقین دلایا کہ آزاد کشمیر میں ایک مضبوط اور نمائندہ حکومت قائم کرنے کے لئے انتخابات بالکل آزادانہ ہوں گے۔

افغانستان میں ساٹھ مہمند قبائلی گرفتار

پشاور یکم ستمبر۔ ڈیورنڈ لائن کی دوسری جانب سے موصول ہونے والی ایک خبر کے مطابق افغان حکام نے سارکنڑ کے قریب پاشا میں ایک سرکاری عمارت کو نذر آتش کرنے کے الزام میں قریباً ساٹھ مہمند قبائلیوں کو گرفتار کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ قیدیوں سے اعتراف جرم کرانے کے لئے افغان حکام سخت ظالمانہ طریقے استعمال کر رہے ہیں اور انہیں خوفناک جسمانی اذیتیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ ایک قیدی میاں امان دخیل مہمند گلباری نے ان سختیوں سے تنگ آ کر خودکشی کی کوشش کی اس نے کسی تیز دھار آلے سے اپنا گلا کاٹنے کی کوشش کی۔ لیکن پیشتر اس کے کہ وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہوتا۔ اسے پکڑ لیا گیا۔ اس کی حالت نازک بتائی جاتی ہے مزید معلوم ہوا۔ کہ سارکنڑ کے محمود خان حکیم اور زیت (حوالدار) ایبریڈ اول کو اس سلسلہ میں معطل کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ افغان حکمرانوں کے ظلم و ستم کے خدشہ کے پیش نظر گلباری کے دوخیل مہمند قبیلہ کے چالیس پچاس خاندانوں نے اپنے اپنے گھروں سے فرار ہو کر قریبی پہاڑوں میں پناہ لی ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اومنی بس کی لپیٹ میں آکر چار مسافر ہلاک اور چار زخمی ہو گئے

جلو موڑ کے نزدیک المناک حادثہ۔ تانگہ کے مسافروں نے چھلانگیں لگا کر جان بچائی

لاہور ۲ ستمبر۔ شہر سے تقریباً پندرہ میل دور جلو موڑ (بی آر بی روڈ) پر اومنی بس اور تین تانگوں کے تصادم میں چار افراد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان میں دو مرد، ایک لڑکی اور ایک ڈیڑھ سالہ بچی شامل ہے۔ انہیں ابھی شناخت نہیں کیا جا سکا۔ ایک مجروح خاتون پر ابھی تک ہذیانی کیفیت طاری ہے۔ بعض افراد نے تانگوں سے [illegible] چھلانگیں لگا کر اپنی جانیں بچائیں۔ یہ افسوسناک حادثہ کل صبح آٹھ بجے پیش آیا۔

تفصیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ واہگہ سے لاہور آنے والی اومنی بس نمبر ۷۵۹۵۔ ایل ای جب جلو موڑ پر پہنچی تو ایک اطلاع کے مطابق وہ بے قابو ہو گئی کیونکہ اس کی بریکیں کام نہیں کر رہی تھیں۔ چنانچہ یہ بے قابو اور تیز رفتار بس سڑک کے کنارے تین تانگوں کی ایک قطار سے ٹکرائی۔ عقب سے پہلے تانگہ کو جب بس نے کچلا تو تانگہ ڈرائیور نے چھلانگ لگا دی۔ اس میں ایک مرد، عورت، کوچوان اور بچے سمیت سات مسافر تھے، ایک عورت نے اپنا چند ماہ کا بچہ تانگہ سے باہر پھینک دیا چنانچہ اس تانگہ کے مسافروں میں سے کوچوان اور بچے کی جان بچ گئی۔ باقی پانچ سواریوں میں سے تین افراد موقع پر ہلاک ہو گئے دو مسافر زخمی ہو گئے جن میں سے ایک لڑکی ہسپتال میں مر گئی۔

بتایا جاتا ہے پہلے تانگے سے تصادم کے بعد اومنی بس اسی قطار میں دوسرے اور پھر تیسرے تانگے کو گھسیٹتی اور توڑتی ہوئی چند گز کے فاصلے تک لے گئی۔

قیاس کیا جاتا ہے کہ بس سے ٹکرانے والے پہلے تانگے کے محروم قسمت مسافر جلو موڑ کے قریب ایک چشمہ شفا بخش کنوئیں سے اپنے مریض رشتہ داروں کے لئے پانی لینے جا رہے تھے یہ کنواں موضع بھینی کے قریب واقع ہے تانگہ میں سے برتن برآمد ہوئے ہیں جو اس قیاس کی تصدیق کرتے ہیں کہ ہلاک اور زخمی ہونے والوں کو تندرستی کی تلاش تھی لیکن انہیں موت نے اچانک آ لیا۔ پولیس نے اومنی بس کے ڈرائیور محمد خان کو زیر دفعہ ۳۰۴ الف تعزیرات پاکستان حراست میں لے لیا ہے +

بقیہ صفحہ اول

ایسا ممکن نہیں ہے آپ نے کہا کہ غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بین الاقوامی مسائل حل کرنے میں غیر جانبدار ملکوں کو شریک کرنے کے حق پر زور دیا جائے۔ آپ نے مغربی اور کمیونسٹ بلاکوں میں اسلحہ کے مقابلہ کی مذمت کی۔

غیر جانبدار ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس میں ۲۴ ملکوں کے سربراہوں نے شرکت کی ہے۔ بولیویا، برازیل اور ایکواڈور نے اپنے مبصر بھیجے ہیں۔ کانفرنس میں شریک ملکوں کے نام یہ ہیں:۔ افغانستان۔ الجزائر۔ برما۔ کمبوڈیا۔ لنکا۔ کیوبا۔ قبرص۔ ایتھوپیا۔ گھانا۔ گنی۔ بھارت۔ انڈونیشیا۔ عراق۔ لبنان۔ مالی۔ مراکش۔ نیپال۔ سعودی عرب۔ صومالی۔ سوڈان۔ تونس۔ متحدہ عرب جمہوریہ۔ یمن اور یوگوسلاویہ کانفرنس میں نمائندگی کرنے والی شخصیتوں میں ایتھوپیا کے شاہ ہیل سلاسی۔ نیپال کے شاہ مہندرا۔ مراکش کے شاہ حسن دوم۔ کمبوڈیا کے شہزادہ نورودوم سنہوک صدر جمال ناصر، پنڈت نہرو، صدر احمد سوکارنو اور آرچ بشپ مکاریوس شامل ہیں +

نئے ڈیفنس سیکرٹری نے عہدہ سنبھال لیا

راولپنڈی ۲ ستمبر مسٹر نذیر احمد سی ایس پی نے ڈیفنس سیکرٹری کی حیثیت سے کل اپنا نیا عہدہ سنبھال لیا وہ ابھی قومی تعمیر نو اور اطلاعات کی وزارت کے سیکرٹری کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہیں گے مسٹر ہاشم رضا انہیں مزید فرائض (سیکرٹری وزارت اطلاعات و قومی تعمیر نو) سے سبکدوش کریں گے +

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جس طرح مسیح ابن مریم علیہ السلام کے حواری اپنی ذمہ داریوں کو پہچانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں فرماتا ہے۔

فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا
ظٰهِرِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں اور تفصیل سے بتا دیا ہے کہ اس زمانے کے مسلمان کس طرح عذاب الیم سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اور وہ نجات کیا ہے۔ اللہ و رسول پر ایمان لانا اور مال و جان سے اس کی راہ میں جہاد کرنا جس کا پھل فوز العظیم ہے اور

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔

اور دوسری چیز جس کو وہ چاہتے ہیں نصر من اللہ وفتح قریب ہے۔ اور مسلمانوں کو بشارت دے دو۔ اس سے واضح ہے کہ اس آخری زمانہ میں جماعت احمدیہ جو سچے اور مخلص دل سے جان و مال سے جہاد کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کریگا اور وہ یقیناً کامیاب ہو گی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

درخواست دعا۔ میری لڑکی نسیم اختر بعارضہ بخار بیمار ہے حالت تشویشناک ہے احباب دعائے صحت فرمائیں (محمد یعقوب کاتب)